اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / ستراہواں اجلاس (ستراہویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعۃ المبارک مورخہ 21/نومبر 2025ء بمطابق ۲۹/جمادی اوّل ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	05
4	قرارداد نمبر **71**۔	06
5	قرارداد نمبر **72**۔	18
6	قرارداد نمبر **73**۔	21
7	قرارداد نمبر **74**۔	28

جلد **17** ☆☆☆ شمارہ **17**

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 21/نومبر 2025ء بمطابق ۲۹/جمادی اوّل ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3:35 منٹ پر زیرِ صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: اَعُوۡذُبِاللّٰهِ مِنَّ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰه الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآئِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ

وَالۡبَغۡیِ ج یَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۝۹۰ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدۡتُّمۡ وَلَا

تَنۡقُضُوا الۡاَیۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِیۡدِهَا وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَیۡكُمۡ كَفِیۡلًا ط

اِنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝۹۱

﴿پارہ نمبر ۱۴ سُوۡرَۃُ النحل آیات نمبر ۹۰ اور ۹۱﴾

ترجمہ: اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول کام سے اور سرکشی سے، تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ اور پورا کرو عہد اللہ کا جب آپس میں عہد کرو اور نہ توڑ و قسموں کو پکا کرنے کے بعد اور تم نے کیا ہے اللہ کو اپنا ضامن، اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡمِ۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ۔ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 102 دریافت فرمائیں؟

میر زابد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر! سوال نمبر 102۔

☆**102 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 16 ستمبر 2024ء۔

کیا وزیر مذہبی امور از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

ضلع واشک میں محکمہ زکوٰۃ عشر، حج واوقاف کے ملازمین کی تعداد بتلائی جائے۔ نیز آفیسران، اہلکاران اور درجہ چہارم کے ملازمین کے نام مع ولدیت، گریڈ، لوکل اور تعلیمی قابلیت کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی please ۔عمرانی صاحبہ۔شہناز عمرانی صاحبہ! یہ question آپ سے متعلق ہے۔ بتائیں جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ شہناز عمرانی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ مذہبی امور): جی پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کیونکہ اِس کا جواب ہم نے 13 نومبر 2024ء کو جمع کرا دیا تھا اور اِس کو dispose off کر دیا جائے۔

وزیر مذہبی امور: جواب موصول ہونے کی تاریخ 13 نومبر 2024ء۔

نمبر شمار	نام مع ولدیت	عہدہ/گریڈ	تعداد	لوکل	تعلیمی قابلیت
1	محمد بخش آفیسر کی کمی کی وجہ سے دیکھ بھال کی ذمہ داری ضلعی زکوٰۃ آفیسر خاران کے پاس ہے۔	ضلعی زکوٰۃ آفیسر (B-17)	01	خاران	بی۔اے
2	----	سپرنٹنڈنٹ (B-17)	01	---	---
3	عبید اللہ شاہ ولد سعد اللہ شاہ	اسسٹنٹ (B-16)	01	خاران	بی۔اے
4	1۔ عبدالسلام ولد غوث بخش 2۔ زبیر احمد ولد سید داد خدا 3۔ عبدالشاکر ولد عبدالقادر	سینئر کلرک (B-14)	05	واشک واشک مستونگ	ایف ایس سی ایف اے بی۔اے

5	---	جونیئر کلرک(B-11)	01	--	--
6	خدابخش ولد محمد عالم	ڈرائیور(B-1)	01	خاران	مڈل پاس
7	1۔مسٹر ثناء اللہ ولد لعل محمد 2۔مسٹر باران خان ولد غلام سرور 3۔محی الدین ولد باز محمد 4۔محمد شاکر ولد محمد قاسم 5 ۔حضور بخش ولد مبارک علی 6۔شکر خان ولد محمد بخش	نائب قاصد(B-1)	06	1۔واشک 2۔واشک 3۔واشک 4۔خاران 5۔واشک 6۔واشک	پرائمری پاس مڈل پاس خواندہ خواندہ مڈل پاس --
8	مسٹر اسداللہ ولد غلام رسول	چوکیدار(B-1)	01	خاران	پرائمری پاس

جناب اسپیکر: جی زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! وہ فیصلہ کر رہی ہے۔میڈم! ابھی ٹھیک ہے ابھی ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ بس میں مطمئن ہوں۔

جناب اسپیکر: اس کے مطابق اُنہوں نے آپ کو جواب جمع کرایا ہے۔Thank you very much

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): مجھے یاد آ گیا زکوٰۃ کو ختم نہیں کیا گیا ہے؟

جناب اسپیکر: نہیں اُس پر ایک تجویز تھی لیکن اُس کو ابھی تک عملی طور پر ختم نہیں کیا اُس کو notify نہیں کی۔ جناب رحمت صالح بلوچ صاحب! اپنا سوال نمبر 143 دریافت فرمائیں۔رحمت صالح صاحب یہاں نہیں ہیں اُنکے سوال کو defer کرتے ہیں۔جناب رحمت صالح بلوچ صاحب کا سوال نمبر 144 محکمہ اطلاعات کے مطابق اِس کو بھی defer کرتے ہیں۔مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب سوال نمبر 304 ۔ان کی چھٹی کی درخواست ہے ok۔یہ تینوں سوالات محکمہ اطلاعات سے متعلق ہیں تینوں کو defer کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): حاجی نور محمد دُمڑ صاحب، مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب، جناب خیر جان بلوچ صاحب اور میر جہانزیب مینگل صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنی کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **غیر سرکاری قرار دادیں۔**

جناب اسپیکر: جناب اصغر علی ترین صاحب! آپ اپنی قرار داد نمبر 71 پیش کریں۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر! **قرار داد نمبر 71:** ہر گاہ کہ بلوچستان کے تمام اضلاع میں سخت سردی کے موسم میں گیس لوڈ شیڈنگ اور سخت گرمی کے موسم بجلی کی لوڈ شیڈنگ نے صوبہ کے عوام کی زندگی اجیرن بنادی ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر متعدد بار ایم ڈی سوئی گیس اور چیف ایگزیکٹیو آفیسر کیسکو نے اراکین بلوچستان اسمبلی کو اپنی بریفنگ کے دوران صوبہ کے لوگوں کو گیس اور بجلی کی فراہمی کی بابت یقین دہانیوں کے باوجود تا حال کوئی خاطر خواہ اقدامات نہیں اُٹھائے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان کے وہ علاقے جن میں سخت سردی پڑتی ہے وہاں گیس لوڈ شیڈنگ فوری طور پر ختم کی جائے اور ساتھ ہی جن علاقوں میں سخت گرمی پڑتی ہے وہاں بجلی کی لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کو یقینی بنائیں۔

جناب اسپیکر: قرار داد نمبر 71 پیش ہوئی۔ محرک اپنی قرار داد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! شکریہ آپ نے موقع دیا جناب اسپیکر صاحب! آپ کو خود اِس چیئر پر بیٹھے ہوئے تقریباً کوئی ڈیڑھ سال کے لگ بھگ ہوگئے ہیں۔ آپ کی مہربانی آپ نے ممبران کے توسط سے اور ممبران کی شکایات پر آپ نے متعدد بار بار آپ نے کیسکو چیف کو بھی طلب کیا ہے بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے اور جو جی ایم گیس کمپنی ہے گیس کی لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے اُن کو بھی طلب کیا گیا ہے۔ لیکن بہت بدقسمتی سے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب بھی بلوچستان میں سردی آتی ہے تو ارکان اسمبلی گیس کی لوڈ شیڈنگ کے بارے میں بات کرتے ہیں اور جب بھی بلوچستان میں گرمی آتی ہے تو ارکانِ اسمبلی بجلی کی لوڈشیڈنگ کے بارے میں بات کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کے ساتھ گیس اور بجلی کے معاملے میں وفاق کا یہ رویہّ اِنتہائی افسوسناک ہے یعنی ہر سردی کے موسم میں ہم گیس کیلئے پیٹیں گے اور ہر گرمی کے میں ہم بجلی کیلئے پیٹیں گے اور ہمارا کوئی کام نہیں ہے۔ اور آپ کے آفس میں آپ کی چیئر کی رُولنگ کے مطابق آپ نے متعدد بار بار کیسکو چیف کو بھی طلب کیا ہے۔ اور جی ایم کو بھی طلب کیا ہے اور یہاں آ کے میٹھی باتیں کر جاتے ہیں جی ہم کنٹرول کر لیں گے جی بس بڑھا دیں گے وہ ظاہراً ایک دو دن کیلئے اُن کی timing تھوڑی بڑھ جاتی ہے اُس کے بعد پھر پرانے سسٹم پر آ جاتے ہیں۔ اب ہم جب جی ایم گیس کے پاس جاتے یا کیسکو چیف کے پاس جاتے ہیں گیس اور بجلی کے حوالے سے اُن کا یہ ہوتا ہے کہ recovery بھئی

recovery آپ کا کام ہے ہمارا کام تو نہیں ہے، گورنمنٹ آپ کو تنخواہ دے رہی ہے، آپ کو مراعات دے رہی ہے، آپ کو رہائش دے رہی ہے، آپ کو الاؤنسز دے رہی ہے تو یہ آپ کا مسئلہ ہے کیا آپ نے اپنا مدعا چیف سیکرٹری کے ساتھ اُٹھایا ہے؟ کیا آپ نے اپنا مدعا گورنمنٹ آف بلوچستان کے ساتھ اُٹھایا ہے؟ کہ بھئی ہمیں بلوں کی مد میں مشکلات ہیں اور recovery کیلئے مشکلات ہیں تو ہم چیف سیکرٹری صاحب کو بتا دیتے ہیں کمشنرز اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو کہ آپ کی help کر لیتے۔ لیکن جناب اسپیکر صاحب! یہ آفیسر جو گیس کے حوالے یا بجلی کے حوالے سے اپنے offces میں بیٹھے ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک گھنٹہ بھی اپنے آفس سے باہر نہیں نکلتے ہیں یہ زحمت نہیں کرتے ہیں اَب جناب اسپیکر صاحب! دیہات کو آپ چھوڑیں جب سے یہ سولر سسٹم گورنمنٹ آف بلوچستان نے زمینداروں کو دیا ہوا ہے پہلے تو یہ کہتے تھے کہ بھئی بجلی overload ہے لوڈ شیڈنگ ہے ہم کہاں سے پوری کریں اَب تو اطراف میں دیہات میں سارے سولر لگ گئے ہیں وہ بجلی کہاں گئی؟ وہ بجلی سسٹم میں یعنی اگر آپ ڈسٹرکٹ پشین کے حوالے سے بات کریں انہوں نے گرڈ اسٹیشن سے باقاعدہ بڑے بڑے ٹرانسفارمر اُٹھا کے کوئٹہ لے آئے ہم نے پوچھا وجہ! کہتے ہیں بجلی زیادہ ہوگئی ہے جب بجلی زیادہ ہے تو آپ پبلک کو کیوں نہیں دے رہے ہیں؟ پبلک کو بجلی دے دیں۔ recovery کیلئے آپ کا کام ہے آپ گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھیں کیسکو گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ کے recovery کیلئے mechanism بنائے۔ اَب جناب اسپیکر صاحب! ہائی کورٹ کی کوئی direction آئی ہے کچھ دن پہلے دس بجے کوئٹہ شہر میں گیس غائب۔ اُنہوں نے کہا کہ جی 12 بجے تک کریں اب کورٹ کا آرڈر ہے اُنہوں نے مان لیا ہے۔ اِس اسمبلی نے کتنی بار رُولنگ دی ہے؟ کتنے بار اِس میں طلب کیے ہیں؟ ارکان اسمبلی نے بار بار اپنے اضلاع کے بارے میں شکایت کی ہے مجھے آپ بتائیں کوئی timing بڑھی ہے؟ یہ سفید ہاتھی ہے جناب اسپیکر صاحب! یا تو ہماری جان چھڑائیں کہ جی نہیں۔ آپ جائیں گیس جانے ہم لکڑی پر جائیں گے۔ پہلے وقتوں سیبوں کے باغات تھے کوئی لکڑی وغیرہ مل جاتی تھی اب لکڑی کا جو من ہے شاید باقی اضلاع میں مجھے تو نہیں معلوم پشین میں تقریباً 2 ہزار روپے کا ہے۔ اب مجھے آپ بتائیں غریب آدمی کہاں سے خریدیگا کہاں سے afford کرے گا؟ اور جناب اسپیکر صاحب! ہم جو گیس کی بات کر رہے ہیں آپ سے یہ ہم شہر کیلئے کر رہے ہیں دیہات تو بہت دور کی بات ہے دیہات کو تو یہ دے نہیں رہے ہیں لوڈ شیڈنگ کا بہانہ کرتے ہیں کبھی پائپ لیکیج کا بہانہ کرتے ہیں کبھی کہتا ہے کہ distance بڑا لمبا ہے کبھی کیا بات کرتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! میری ایک request ہے آپ سے جیسے جہاز کے کرائے تھے PIA اور Air Serene کا issue تھا سی ایم صاحب نے کہا کہ ایک کمیٹی بنائیں گے ہم اسلام آباد جا کے فیڈرل سے بات کریں گے تو جناب اسپیکر صاحب! جب حکومت اور اپوزیشن کا ایک وفد بننے جا رہا ہے وفاق کے پاس، جو کرائے بڑھے ہیں اِن کے

حوالے سے تو اِس میں یہ ایجنڈا بھی شامل کیا جائے کہ وہاں گیس کا بھی issue اُٹھایا جائے وفاق کے ساتھ وفاقی وزیر کے ساتھ اور بجلی کا بھی issue اُٹھایا جائے تو جناب اسپیکر صاحب! مجھے یاد ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: اس میں ایک، مَیں تھوڑی سی گزارش کروں دیکھیں! گیس کے متعلق تو میرے خیال میں ایک کیس ابھی ہائی کورٹ میں چل رہا ہے۔ اور hopefully میرے خیال میں جو آپ کی قرارداد ہے، بالکل عین اس کے مطابق بجلی کے حوالے سے کیسکو والے کہتے ہیں کہ دو ارب روپے اِن کو پراونشل گورنمنٹ نے دینے تھے۔ چار ارب روپے ان کو فیڈرل گورنمنٹ نے دینے تھے جو اُن کے بقایاجات ہیں۔ اس میں سے وہ کہتے ہیں ان کو کچھ نہیں مل رہا ہے۔ تو مَیں چاہوں گا کہ اس میں سینئر منسٹر حضرات ہمارے یا تو منسٹر فنانس یا صادق عمرانی صاحب اس پر کچھ کہیں گے۔ یہ جو کیسکو کے واجبات ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! میں complete کروں پھر جواب دے دیں۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ باتیں ہمیں بھی کیسکو چیف کہتے ہیں ہم جب جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تم ہمارے 50 ارب قرضدار ہو، ہمارے 30 ارب قرض دار ہو۔

جناب اسپیکر: نہیں ہے وہ تو ریکارڈ ہے۔

جناب اصغر علی ترین: دیکھیں جناب اسپیکر صاحب! اگر حساب کتاب کی بات کی جائے تو وفاق بلوچستان کا بہت قرض دار ہے ریکوڈک کے حوالے سے اُٹھائیں سینڈک کے حوالے سے اُٹھائیں سی پیک کے حوالے سے اُٹھائیں۔ اور بڑے معاملات ہیں اب یہ ہم نہیں بولنا چاہتے ہیں کہ یہ ہمارے قرض دار ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! لیکن آپ کی بات بجا ہے درست ہے۔ حکومت بلوچستان کو چاہیے کہ بیٹھ کے یہ معاملات طے کرے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ صوبائی حکومت بیٹھے کیسکو کے ساتھ، پھر وفاقی حکومت کے ساتھ بیٹھے یعنی یہ روزانہ ہم بجلی اور گیس کے لیے بس تقریریں کرتے رہیں گے کہ بھئی ہم نے تقریر کی اور میڈیا پر آ گیا جی آج اصغر نے تقریر کی گیس کے حوالے سے بجلی کے حوالے سے تقریر تو ہو جاتی ہے رولنگ تو آ جاتی ہے لیکن اس پر عمل درآمد کرنا ایک عذاب بن جاتا ہے تو جناب اسپیکر صاحب! ہم اس ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں اس کی عزت کا خیال رکھیں۔ اور حکومت سے میں request کرتا ہوں صادق عمرانی صاحب سینئر پارلیمنٹیرین بیٹھے ہوئے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں۔ سی ایم صاحب موجود نہیں ہیں اِن سے مَیں request کرتا ہوں کہ خدارا کہ اس گیس اور بجلی کا غم کھائیں۔ اگر کیسکو چیف کہ کوئی واجبات ان پر due ہیں۔ تو بیٹھ کے اُس سے حساب کتاب کریں۔ لیکن جناب اسپیکر صاحب! ہر صوبہ کے اپنے معاملات ہیں ابھی تو ٹھنڈ شروع نہیں ہوئی ہے مہینہ بیس دن کے بعد جو سردی کی لہر آئے گی بلوچستان

میں قلات میں بالخصوص زیارت میں، پشین میں، قلعہ عبداللہ، چمن میں ان ایریا میں نصیر آباد ڈویژن کے علاوہ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے لوگ پھر یہاں survive نہیں کر سکتے ،گیس اور بجلی کے بغیر یہاں زندگی بسر نہیں کر سکتے ہم وقت سے پہلے حکومت کو آگاہ کر رہے ہیں۔آپ کو بھی request کر رہے ہیں حکومت کو بھی کر رہے ہیں کہ خدارا ابھی بھی کچھ ٹائم ہے۔سردی اُس طرح نہیں پڑی ہے۔خدارا اس گیس اور بجلی کا غم کھائیں۔جناب اسپیکر صاحب! کتنی قرادادیں لے کے آئیں گے کتنی speech کریں گے ۔تو صادق عمرانی صاحب سے اور باقاعدہ ، ہمارے مندوخیل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں زرک خان سے مَیں request کرتا ہوں کہ گورنر صاحب کی خدمات لے لیں مسلم لیگ (ن) گورنر صاحب کی خدمات لیں وفاق سے بات کریں برکت صاحب آپ سے request ہے کہ آپ حکومت کا حصہ ہیں وہاں مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے۔آپ جا کے وزیراعظم میاں شہباز شریف صاحب سے ملیں اُن کو بتائیں کہ بلوچستان میں ہماری بجلی اور گیس کے یہ معاملات ہیں اور یہ issues ہیں آگے ٹھنڈ آرہی ہے ہوسکتا ہے اللہ خیر کریگا۔اگر اس میں انہوں نے قدم بڑھایا گورنر صاحب نے اور صادق عمرانی صاحب نے حکومت نے مل کے یہ دو، تین مہینے ہمارے لوگ چھین سے گزار لیں۔

جناب اسپیکر: یہ میری آنریبل سے request ہے۔برکت رند صاحب! آپ سے گزارش ہے مہربانی کریں آپ اپنی سیٹ پہ آجائیں۔

جناب اصغر علی ترین: تو یہ request ہے مسلم لیگ (ن) سے بھی، پیپلز پارٹی سے بھی ہم بھی ہمیں اگر بلاتے ہیں ہم جانے کیلئے تیار ہیں۔اگر آپ بلائیں گے ہم حاضر ہیں لیکن یہ دو مہینے سردیوں کے لوگ سکون میں گزارنے کے لیے اگر ہم اسلام آباد چلے بھی جائیں request بھی کر لیں دو چار دن گزار لیں کوئی قیامت نہیں آتی بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you. Minister Finanace please

میر شعیب احمد نوشیروانی (وزیر خزانہ مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ): شکریہ جناب اسپیکر۔جیسے میرے بھائی اصغر ترین صاحب نے گیس اور بجلی کا معاملہ اُٹھایا ہے۔بلاشبہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور day by day سنگین نوعیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔میں تھوڑی سی ،سی ایم صاحب چونکہ موجود نہیں ہیں۔گزشتہ دنوں جو ایپکس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی۔ وہاں GM گیس موجود تھے، بخت کاکڑ صاحب بھی موجود تھے۔انہوں نے کوئٹہ کی گیس کی لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے بھی بات کی باقی دیگر اضلاع میں جیسے پشین کا آگیا، زیارت کا، قلات کا اور دیگر کا۔تو یہ مسائل میرے خیال سے سی ایم صاحب نے جیسے میرے بھائی جو الفاظ دہرا رہے ہیں تو گیس کمپنی والوں سے سی ایم صاحب نے اس سے کہیں سخت الفاظ میں وہاں اُن سے بات کی کہ اس ایشو کو resolve کریں مطلب یہ جو معاملہ ہو رہا ہے صوبے کا جو basic

بنیادی ان کی سہولیات ہیں اگر اُنکو سہولت فراہم نہ کر پائیں تو دیگر ہم بلوچستان میں جو narrative چلا رہے ہیں ڈویلپمنٹ کر رہے ہیں پھر وہ بے سود ہو جاتی ہے ہماری محنت کو آپ ضائع کر رہے ہیں۔تو بے شک میں اپنے دوست کی بات کے ساتھ agree ہوں۔ ہمارے سینئر صادق عمرانی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو اس کو ذرا سیریس انداز میں آپ سے یہ گزارش ہے سی ایم صاحب آئیں گے تو میرے خیال سے ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جو جا کے اسلام آباد میں ذمہ داروں کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں اور اس مسئلہ کو حل کریں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔thank you جی مندوخیل صاحب۔

جناب زرک خان مندوخیل : thank you جناب اسپیکر! ہمارے بھائی ترین صاحب نے جو قرارداد پیش کی۔ جس پر میرے خیال میں دو سے تین دفعہ آپ نے جی ایم سوئی گیس کو بلایا ہوگا انہوں نے آپ کو surety دی ہوئی ہوگی۔ پھر اُس کے بعد سی ایم صاحب نے بلایا۔اس سے پہلے ہم نے گورنر صاحب کو request کر کے جیسے ترین صاحب نے کہا آپ گورنر صاحب کو request کریں۔ہم نے request کر کے جی ایم کو بلایا۔in written ایم ڈی کو بھیجا۔مگر میرے خیال میں ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ان کو یہ نہیں پتہ تھا کہ ہم کتنی گیس consume کرتے ہیں کتنی گیس ہمارے پاس آتی ہے تو جو بھی آپ بات کریں وہ کہتے ہیں کہ نہیں لیکیج ہے بل شارٹیج ہے. بل تو آپ نے recovery کرنی ہے سرکار نے کب آپ کو بولا ہے کہ آپ لوگوں سے بل نہ لیں۔سرکار نے کب بولا ہے کہ میں آپ کو فورس نہیں دوں گا کہ آپ لوگوں سے بل by force نہ لیں۔آپ بالکل جو بندہ بل نہیں دیتا اُس کے خلاف کاروائی کریں اُس سے تو آپ کو منع ہی نہیں کیا یہ تو کوئی آپ کا جواب نہیں ہے۔کہ لوگوں نے بل نہیں جمع کئے۔پھر ایسے ہی گرمیوں میں ہم لوگوں کو بجلی نہیں دے سکتے لوگوں کے کاروبار تباہ ہے۔آپ کو پتہ ہے آٹھ دس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔اب سردیاں آ گئیں گیس کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔اور پھر لوڈ شیڈنگ سے جو حادثات ہو رہے ہیں مَیں آپ کو بتاؤں اس دن کہیں شادی تھی۔مَیں اُس دن late آیا جب گھر گیا، smell آ رہی تھی گیس کی۔خیر مَیں نے لائٹ نہیں آن کی، موبائل ٹارچ آن کیا میں نے دیکھا کہ smell کہاں سے آ رہی ہے جب میں نے کیچن میں چھولا تو وہاں سے گیس کی بو آ رہی تھی لوڈ شیڈنگ تھی رات کو گیس واپس آ گئی تھی تو خدانخواستہ اگر میں ٹائم پر نہیں پہنچتا کوئی بھی حادثہ ہو سکتا تھا۔تو لوگ اس سے بہت زیادہ حادثے کا شکار بن رہے ہیں۔آپ ایک کمیٹی بنائیں ہماری گورنمنٹ فیڈرل گورنمنٹ ہے۔آپ کمیٹی بنائیں ہم پرائم منسٹر صاحب سے مل لیں گے ان کو یہ request کر لیں گے کہ یہ بلوچستان کا ایک سنگین مسئلہ ہے تو ابھی تک تو سردیاں آئی ہی نہیں ہیں آپ کو پتہ ہے اسپیکر صاحب! دسمبر جنوری، فروری ان میں جو سردیاں ہوتی ہیں تو اور زیادہ گیس کی لوڈ شیڈنگ ہوگی۔تو میری آپ سے یہ request ہے آپ ایک کمیٹی

بنائیں ہم باقاعدہ چلے جائیں گے کچھ مسلم لیگ (ن) کے ممبران ہوں کچھ پیپلز پارٹی کے اور ہمارے اپوزیشن کے بھائی جائیں گے ہم پرائم منسٹر سے request کرلیں گے ایک دفعہ پھر میں گورنر صاحب کو۔ترین صاحب اور گورنر صاحب کو request کروں گا کہ آپ فیڈرل لیول پر بات کریں کیونکہ جی ایم صاحب کے بس کی بات نہیں ہے thank you بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: thank you ظفر علی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جو آج قرارداد اس ایوان میں پیش ہوئی ہے۔جناب سپیکر! یہ ہر سال سب دوستوں کو معلوم ہے کہ سمندر کی سطح سے بلوچستان کتنی hight پر ہے اور بالخصوص کوئٹہ، زیارت، پشین ان علاقوں کو جناب اسپیکر! اس پر personally میں گیا کراچی ایم ڈی گیس کے ساتھ میں نے ملاقات کی۔اور بات کی جناب سپیکر! ایسا بالکل نہیں ہے مَیں یہ بالکل وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ بلوچستان میں گیس نہیں ہے۔گیس پورے ملک میں ہے جب بلوچستان سے گیس نکلتی ہے اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کی جتنی بھی لاہور کی فیکٹریاں ہیں، کراچی کی فیکٹریاں ہیں۔اسی بلوچستان کی گیس سے چلتی ہیں۔اب سوال یہ رہا کہ ہو کیا رہا ہے جہاں تک میری معلومات ہیں یا جہاں تک میں گیا ہوں۔ان لوگوں کے آفس میں ایک competition چل رہے ہیں وہ ہے کیا۔جی ایم گیس سے یہ کہا ہے جی ایم بلوچستان سے یہ کہا ہے کہ آپ نے recovery کرنی ہے ان بلوں کی۔اچھا یہ recovery اگر آپ اتنی کر لیتے ہیں تو آپ کو ہم آنے والے جس طرح باقی offices میں ہوتے ہیں کہ ہم آپ کو اس جگہ پر promote کریں گے اتنا وہ کریں گے۔ جناب اسپیکر! بھوسہ منڈی کوئٹہ میں ایک اہم جگہ ہے آپ میرے ساتھ باقی حکومتی بنچز سے ابھی میرے ساتھ چلیں۔اس اجلاس کے بعد میں آپ کو وہاں ایک گیس کا بہت بڑا ایک والو لگا ہے۔وہ آپ کو چیک کراتا ہوں کہ وہ کس پوزیشن میں اس ٹائم کوئٹہ کو گیس دے رہے ہیں۔اگر اس کو پورا کھول لیں تو میرا نہیں خیال کہ بلوچستان کے طول وعرض سے جدھر بھی گیس گئی ہے کدھری بھی یہ مسئلہ پیش ہو۔جناب اسپیکر! جب بھی ہم جاتے ہیں آفس یا GM یا MD گیس سے ملتے ہیں۔وہاں سے ہمارے پاس یہی بات آتی ہے کہ recovery جناب اسپیکر! recovery یہ آفس کا کام ہے وہاں کے آفیسرز کا کام ہے نہ کہ لوگوں کو اذیت دینا لوگوں کو تکلیف دینا ہر گاؤں پر مَیں پشین کی ایک مثال دیتا ہوں یارو پر ایک والو لگا ہے، یہاں پشین کے دوسرا ہے۔آپ سیدھا چلیں ہیکلزئی پر تیسرا ہے، کربلا پر مطلب یہ چار وہاں پر والو لگے ہیں۔اور جدھر کا جہاں جدھر ان لوگوں کی مرضی ہوتی ہے وہاں تک یہ گیس دیتے ہیں۔حالانکہ میری تحصیل حرمزئی جو end ہے بالکل وہاں گیس اس سے آگے نہیں گئی ہے۔آپ یقین کریں جناب اسپیکر! چار سال ہو گئے۔وہاں میٹر ہیں بل آرہے ہیں اور گیس نہیں ہے، کتنی شرمناک بات ہے۔جناب اسپیکر! اور ہم اس صوبے میں رہتے ہیں جو یہاں

پرminus میں ہم زندگی بسر کررہے ہوتے ہیں۔15, minus 10 پر ہم چلے جاتے ہیں۔تب بھی اگراس طرح کے حالات واقعات اس صوبے کے ساتھ ہوتو یہ ایک alarming ہےاس August House یہ جو ہم جہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس کا ایک decorem ہے یہاں آپ کی طرف سے جو رولنگ جاتی ہے یہاں سے جو قرارداد جاتی ہے ایوان کی طرف سے جو بھی پارلیمنٹیرین یہاں ایک جو بھی قرارداد پاس کرتے ہیں وہاں اس قرارداد کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی جناب اسپیکر! اگر ہم اس قرارداد کو صحیح معنوں میں اس پر stand لے لیں اور ایک کمیٹی بنائیں۔میرا نہیں خیال کہ یہ مسئلہ جوں کا توں رہے گا۔آپ یقین کریں جناب! اس دن ایک قرارداد پیش ہوئی کراچی کے ہوٹلوں کے بارے میں آپ کی مہربانی آپ نے رولنگ دی اور وہاں سے فون آنا شروع ہوگئے کہ آپ لوگ کب آرہے ہیں تاکہ ہماری تاجر برادری اور ہماری ہوٹل ایسوسی ایشن والے آپ کے ساتھ بیٹھیں آپ سمجھا سکیں کہ وہاں issue کیا ہے؟ جناب اسپیکر! اگراس طرح صوبوں کے درمیان ایک ہم آہنگی نہیں ہوگی اس پر dialogue نہیں ہوں گے تو اس طرح کے بہت سے issues ہیں سندھ کے ہمارے ساتھ related ہیں پنجاب کے ہمارے ساتھ related ہیں اگر for example گیس جو بلوچستان سے نکلتی ہے اس کو ایک دن اگر بند کیا جائے جناب اسپیکر! پورا پاکستان آکر بلوچستان میں بیٹھ جائے گا۔اور یہاں ہم minus کی زندگی بسر کررہے ہیں۔اسی طرح واپڈا کو لے لیں۔واپڈا کی ایک چھوٹی سی مثال میں جناب اسپیکر! دیتا ہوں چمن کی، قلعہ عبداللہ کی، پشین کی، ژوب کی جیونی تک آپ دیکھ لیں۔ جب بھی آپ اسے اس کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو پورے گاؤں کا ایک ہی ٹرانسفارمر ہوتا ہے اس میں جو بل نہیں دیتے وہ پانچ گھر ہوتے ہیں یا دس گھر ہوتے ہیں مگر ان لوگوں نے اپنے سے قانون بنایا ہوتا ہے اور ایک ٹرانسفارمر وہاں سے لے جاکے آفس میں بند کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ آپ لوگ بل نہیں دے رہیں۔اب دس لوگوں کی وجہ سے پورے گاؤں میں بجلی بند کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے۔جناب اسپیکر! اگراس طرح چلتا رہا اور اس طرح ہم اس پہ بات نہیں کریں گے تو لوگوں کا اعتبار ہم سے اُٹھ جائے گا۔آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ کمیٹی بنالیں تو یہ کمیٹی اس طرح نہ ہو جب تک آپ کی سربراہی میں اسپیکر شپ ہے اور ہم ہیں یہاں یہ کمیٹی اس کو follow کریگی اور باقاعدہ MD گیس اور چیف ایگزیٹو واپڈا اسے ملتے رہیں گے۔

جناب اسپیکر: انشاءاللہ۔ ok۔ سنجے کمار صاحب۔

جناب سنجے کمار (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اقلیتی امور): بہت شکریہ اسپیکر صاحب۔مَیں آج کی اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔جناب اسپیکر صاحب! دنیا چاند پر پہنچ چکی ہے اور آج بھی ہم گیس اور بجلی کا رونا رو رہے ہیں۔جبکہ سردیاں آچکی ہیں جناب اسپیکر! آج بھی ہمارے لوگ گیس اور بجلی سے محروم ہیں بجلی کا دورانیہ اتنا ہے جب گھر میں

کھانے پکانے کا ٹائم ہوتا ہے اُس ٹائم گیس نہیں ہوتی۔ میرا تعلق نصیر آباد ضلع سے ہے میر صادق عمرانی صاحب کا حلقہ ہے وہاں جناب اسپیکر صاحب! آٹھ بجے گیس چلی جاتی ہے جبکہ ہمارے جتنے بھی minorities کے لوگ ہیں ہمارے دُکانیں دس بجے بند ہوتی ہیں اور دس بجے جب گھروں میں پہنچتے ہیں تو کھانا پکانے کے لئے بھی گیس نہیں ہوتی۔ میری آپ سے یہی گزارش ہے جیسے ہمارے ساتھیوں نے تجاویز دیں۔ کہ ایک کمیٹی بنا کر اس پر سخت نوٹس لیا جائے اور ہمارے جو عوام کی تکلیف ہے اُنھیں دور کیا جائے۔ شکریہ

جناب اسپیکر: میر عاصم کرد گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): جو قرارداد پیش کی ہے ہمارے ساتھی اصغر ترین صاحب نے۔ بالکل مَیں اس کی حمایت کرتا ہوں یہ حقیقت پر مبنی ہے۔ اسپیکر صاحب! مسئلہ یہ ہے کہ آج سے پہلے آپ ریکارڈ چیک کریں ایسے ہزاروں قرارداد پیش ہوئی ہیں مگر اُن پر عمل درآمد آج تک نہیں ہوا ہے۔ یہاں کے لوگ جو یہ کہہ رہے ہیں اصغر صاحب دوسرے ہمارے colleagues بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ ابھی آپ دیکھ لیں جیسے قلات میں minus 6 اور ایک ٹائم تک ہوتا ہے سردی میں جو صنوبر کے جنگلات ہیں لوگ پھر بھی ان میں سے چوری کرتے ہیں صنوبر کے درخت کا کر اپنا گزارا کرتے ہیں۔ جیسے زیارت ہے اُس میں بھی یہی ہوتا ہے۔ اسپیکر صاحب! یہاں بلوچستان میں آپ ریکارڈ دیکھیں کہ گیس کب آئی ہے۔ مَیں تو 1990ء سے اسمبلی میں یہ سنتا جا رہا ہوں کہ گیس نہیں ہے۔ ہمارے حلقے میں تقریباً آپ حساب لگائیں سارے بلوچستان کا دس سے پندرہ فیصد گیس لوگوں کو بالکل آتی ہی نہیں۔ جو جہاں گیس موجود ہے اُن کا یہ حال ہے۔ ہمارے گرم علاقے ہیں ماہِ رمضان آ رہا ہے اُدھر لوگوں کو جیسے ہمارے اقلیتی ممبر کہہ رہے تھے کہ لوگوں کا چولہا ہی نہیں جلتا ہے نہ چائے بنا سکتے ہیں نہ روٹی بنا سکتے ہیں نہ کوئی ہانڈی پکا سکتے ہیں لوگ تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ وزیر اعظم۔ مَیں نے خود وزیر اعظم سے کہا ہے بجلی اور گیس کے بارے میں۔ جب سے یہ بلوچستان میں تقریباً ضیاء الحق کے وقت 1981ء میں جو ہمارے بلوچستان کے دور دراز علاقے ہیں اتنے دور بھی نہیں ہیں جیسے نوشکی ہے ہمارا دشت ہے دوسرے علاقے ہیں پشین ان کو بجلی بھی اسی سن میں ملی ہے گیس تو LPG لاتے تھے یا سلنڈروں میں وہ کرتے تھے یہاں سے گیس مہیا کرتے ہیں 1952ء میں جو ہماری گیس نکلی ہے بلوچستان کے اس کے بہت عرصے بعد ملا ہے ابھی بھی گیس نہیں ہے ہمارے جو جڑی بوٹی والے علاقے بالکل فٹ بال گراؤنڈ بن گئے ہیں سپیکر صاحب! ابھی دیکھیں قحط سالی ہے اسی وجہ سے آئی ہے یہاں بارشیں نہیں ہیں جڑی بوٹی اسی وجہ سے ختم ہو گئی ہیں جیسا ابھی صنوبر کے درخت ہیں آپ کو خود پتہ ہو گا آپ کے زیارت میں اور ہمارے ہر بوئی میں سردی زیادہ پڑتی ہے لوگ اس کو آہستہ آہستہ کاٹ کر کبھی شام کو کبھی دن کو کاٹتے ہیں چوری سے جا کر وہ جلاتے ہیں ان کے پاس جلانے کے لئے کچھ نہیں ہے تو ہماری تجویز

یہ ہے سپیکر صاحب! ایک قرارداد اگر ایسے کچھ ہو تو بہتر ہے مگر اصغر صاحب سے میں یہ کہتا ہوں آپ کے توسط سے کہ آپ دیکھیں! کتنی قرارداد پیش ہوئی ہیں کس سن میں پیش ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! میر صاحب قرارداد تو ایک گزارش ہے ایک suggestion ہے جو آپ گورنمنٹ کو دیتے ہیں گورنمنٹ کی اس پر banding نہیں ہے اور پھر آپ گورنمنٹ کا حصہ ہیں تو قرارداد پر پھر آپ اس کے متعلق بات کریں کینٹ کے اندر کہ یہ قرارداد پیش ہوئی ہے اس پر عملدرآمد ہو۔

وزیر مال: سپیکر صاحب! ابھی آپ دیکھیں ہمارا کول پورا اتنا سا چھوٹا شہر ہے بالکل پانچ فیصد بھی نہیں ہوگا جو دوسرے دور دراز ادھر تو پائپ لائن ہی نہیں بچھی ہے۔ ہمارے مچھ میں یہی حال ہے روزانہ ہمیں ٹیلی فون آتے ہیں کہ بھئی گیس نہیں ہے گیس کی لوڈ شیڈنگ ہے ایسے ڈھاڈر ہے ہمارا بالا ناڑی حاجی شہر ہے ایک ہی حصے کو ملا ہے دوسرے کو ملا ہی نہیں۔ جہاں بھی ہمارے کچھی تقریباً میں یقین سے کہتا ہوں کہ دس پرسنٹ ہے جو گیس سے مستفید ہوتے ہیں ان کو بھی نہیں ملتی ہے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! اس طرح کرتے ہیں چیف منسٹر صاحب نے اس دن کہا تھا کہ ایک کمیٹی بنے گی جو کہ جائے پرائم منسٹر سے ملے گی اس کے اندر یہ ایجنڈا بھی شامل کر لیتے ہیں کہ اس کے ساتھ گیس اور بجلی پر بھی بات چیت ہو اس سے خاص کر جو کیسکو کے واجبات ہیں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ان پر بات ہو تا کہ یہ سارے مسئلے ایک دفعہ حل ہوں آپ کوشش کریں آپ انشاءاللہ اس کمیٹی میں بھی شامل ہو جائیں۔

وزیر محکمہ مال: بالکل کوشش ہوگی وہ کمیٹی بااثر ہونی چاہیے اسکے بعد بھی۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! اس سے زیادہ کیا بااثر ہوگی جب چیف مسٹر خود جا رہے ہیں آپ لوگوں کو لے کر جا رہے ہیں اس کو head کر رہے ہیں وہ میرے خیال میں بلوچستان level پر تو یہی سب سے اعلیٰ کمیٹی بن سکتی ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! گیلا ماما کہہ رہے ہیں کہ مزید مضبوط۔ تو پھر ساتھ گورنر صاحب کو بھی ڈال دیں شکریہ۔

وزیر مال: گورنر صاحب سے ابھی مل کے آیا ہوں گیس کے متعلق میں نے اس سے بات کی اور بجلی کے بارے میں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب ان سے request کر لیں گورنر صاحب کو سی ایم صاحب کے ساتھ وہ بھی چلے جائیں۔

جناب اسپیکر: خیر وہ تو کمیٹی میں شامل نہیں ہوں گے۔ لیکن وہ ویسے بھی آپ کے پاس آ سکتے ہیں وہ as a میٹنگ ان کو invite کیا جا سکتا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: کمیٹی میں نام شامل کریں۔

جناب اسپیکر: کمیٹی پارلیمنٹریز کی بنیں گی گورنر صاحب کی نہیں۔

جناب اصغر علی ترین: وہ ٹھیک ہے آپکی بات بجا ہے سر لیکن request کر کے اگر وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

وزیر مال: سپیکر صاحب! انہوں نے خود کہا کہ میں آپ لوگوں کے ساتھ آؤں گا۔

جناب اسپیکر: ان سے personal request کریں گے ٹھیک ہے Thank you very much زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر صاحب! ہمارے فاضل دوست اصغر ترین صاحب اچھی قرارداد لائے ہیں بلوچستان کی گیس اور بجلی کے حوالے سے جناب اسپیکر صاحب! یہ issue پانچ، دس سالوں سے چل رہا ہے جناب اسپیکر صاحب! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ہمارے شعیب جان نوشیروانی صاحب نے بات کی۔ زرک صاحب نے بات کی عاصم کرد گیلو صاحب نے بھی بات کی ان کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے جناب اسپیکر صاحب! اس ٹائم پاکستان کے پرائم منسٹر شہباز شریف ہیں ان کی پارٹی کے ہیں بجائے وہ اس اسمبلی میں بات کرنے کا وہ جا کر اپنی پارٹی کے پرائم منسٹر سے مل کر کہ بلوچستان میں اس ٹائم جو گیس اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے یہ جا کر ان سے مل کر یہ کریڈٹ مسلم لیگ (ن) لے لیتی بلوچستان کا کہ دیکھیں! وفاق میں ہماری گورنمنٹ ہے ہم نے جا کر یہ مسئلے دونوں حل کئے یہ ان لوگوں کا ہماری مسلم لیگ (ن) کے جتنے بندے بیٹھے ہیں معذرت چاہتا ہوں آپ لوگوں کا دل خراب نہ ہو کیونکہ یہ وفاق کا ہے آپ مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھتے ہیں یہ issue بھی وفاق کا ہے ہاں اگر یہ بلوچستان کا ہوجاتا تو بالکل ہم سی ایم صاحب سے یہاں کہہ دیتے کہ یہ بھئی یہ مسئلہ گیس اور بجلی کا آپ حل کریں یہ ہر جگہ یہی رونا ہے جناب اسپیکر صاحب! گیس کا تو ابھی اندازہ لگائیں سردی کا موسم آ رہا ہے گیس کی لوڈ شیڈنگ ہے جب گرمی آ جاتی ہے جناب اسپیکر صاحب! پہلے تو بجلی کا بہانہ یہ کر رہے تھے کہ زمیندار چوری کر رہے ہیں یہ کر رہے ہیں ابھی زمینداروں کو آپ نے سولر دے دیا۔ زمینداروں کے کنکشن بھی آپ نے کاٹ دیئے آپ لوگوں نے ان کو پیسے دیئے کھمبے اور ٹرانسفارمرز بھی اُتار دیئے گئے۔

جناب اسپیکر: بالکل یہ ہے۔

میر زاہد علی ریکی: ابھی اور کیا issue رہ گیا ہے ابھی تو کم از کم آپ ہمیں تو دھوکا تو نہ دیں واپڈ والے ابھی تو clear ہو گیا ہے ہر کسی کا جو بل آتا ہے وہ اسی مہینے میں چاہے دس ہزار ہے بیس ہزار ہے وہ جا کر جمع کر دیتا ہے ابھی تو اسپیکر صاحب! کوئی issues نہیں ہے میں کہتا ہوں چوبیس کے چوبیس گھنٹے بجلی ہونی چاہیے۔ سر! مگر اسکے باوجود اسی

طریقے سے بنا ہوا ہے۔ ابھی میرا ڈسٹرکٹ ہے بجلی ایران سے آ رہی ہے جناب اسپیکر صاحب! ایران کی بجلی پاور فل گیارہ ہزار سے اس کی زیادہ وولٹ ہے مگر وہاں سر! دو تین گھنٹے واشک بھی اسی طرح ہے بسیمہ بھی اسی طرح ہے over all بلوچستان کا میں کہہ رہا ہوں problem تو ہر جگہ کا ہے۔

جناب اسپیکر: problem تو ہمیں بھی ہے لیکن problem کیسکو کے mechanism کی ہے۔

میر زابد علی ریکی: کیسکو کے mechanism کی ہے لیکن کیسکو کیا کہتی ہے کیسکو سارے سر! اس کے جتنے سارے اس کے نیچے ہیں سارے کرپشن پر لگے ہوئے لائن مین ہے میٹر ریڈر ہے وغیرہ ہے ابھی تک بلوچستان کا اسی طرح صورت حال رہی ہے جناب اسپیکر صاحب! بہر حال مہربانی کریں یہاں تکلیف کرنے سے کاش اگر پرائم منسٹر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ہوتے تو انشاءاللہ میں آپ لوگوں کو چیلنج دیتا کہ یہ دو issues ایک ماہ میں حل کر دیتا تھا گیس کا بھی حل کر لیتا اور میں بجلی کا بھی حل کر لیتا تھا مگر میرا پرائم منسٹر مولانا فضل الرحمٰن نہیں ہیں آپ لوگوں کا ہے آپ لوگ بجائے یہاں تقریر کرنے کے آپ لوگ جا کر اسلام آباد میں جا کے حل کر لیں کہ credit لے لیں اس طرح تو نہیں ہوسکتا ہے کہ آپ لوگ یہاں آ کے بات کر کے سوشل میڈیا میں دیکر کہ جی میں نے بجلی کی بات کر لی اس طرح نہیں ہے ابھی تو جناب اسپیکر صاحب! بہت fast چل رہی ہے ابھی نوجوان تو ہر ایک نوجوان کا mind کیا ہے مگر انشاءاللہ ،اللہ نے زندگی دی انشاءاللہ ہماری بھی گورنمنٹ آئے گی۔

جناب اسپیکر: نہیں ہماری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

میر زابد علی ریکی: مہربانی thank you انشاءاللہ بہت مہربانی۔

جناب اسپیکر: جی اپنا sorry I am forgeting your name زرین مگسی صاحب sorry

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور): اسپیکر صاحب! Thank you for the time میں اس قرارداد کی full حمایت کرتا ہوں مگر اس میں جی تھوڑا سا میں add کرنا چاہوں گا کہ حب اور لسبیلہ میں کیسکو نہیں ہے کراچی الیکٹرک ہے۔ ادھر بھی جیسے پورے بلوچستان میں issue چل رہے ہیں ویسے ہی حب اور لسبیلہ میں بجلی کے issues چل رہے ہیں یہ جی ایسا مسئلہ ہے گیس اور بجلی جہاں لوگ بڑی جلدی frustrated ہو جاتے ہیں اور ماحول آپ کا ویسے ہی خراب ہے یا اوپر سے گیس اور بجلی نہیں ہوتی ہیں اس میں سردی کے موسم میں تو لوگ بڑے پریشان اور ذہنی کوفت میں مبتلا ہوتے ہیں regarding کراچی الیکٹرک۔ میں سمجھتا ہوں وہ ایک پرائیویٹ NTT ہے مگر اس کے جو issues اور جو mechanism ہے کیسکو کے ساتھ ویسے ہی کراچی الیکٹرک کا رویہ ہے لسبیلہ کے لوگوں کے ساتھ جی خود کراچی الیکٹرک کے دفتر میں چار، پانچ دفعہ گیا ہوں

meetings طے کرنی کی کوشش کی ہے مگر as such کوئی نتیجہ پر ہم نہیں پہنچے ہیں تو میں آپ سے گزارش بھی کروں گا آپ کا مشورہ بھی لینا چاہوں گا۔ کہ How do we deal with a private entity جب وہ اُن کی اپنی ہی چیزیں ہیں اور اپنے ہی rules and procedures ہیں۔ چونکہ کیسکو اپنی جگہ پر ہم بات کر سکتے ہیں وفاق کے ساتھ جو میرے خیال صاحب نے اچھی بات کی ہے کہ as a representative of PML(N) ہم کو بات کرنی چاہیے یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور لوگ بڑے پریشان ہیں اِس کوئٹہ شہر میں اور باقی دیگر علاقوں میں بھی۔ تو مَیں آپ سے سوال بھی کروں گا اور آپ کی رائے بھی پوچھوں گا کہ کراچی الیکٹرک کے ساتھ اگر کوئی mechanism کی کمیٹی آپ بنا سکتے ہیں اور بات کر سکتے ہیں تو please do let me know کیونکہ ہمارے لوگ بڑے تنگ ہورہے ہیں لسبیلہ میں بھی ویسے ہی مسئلے ہیں اور PMT کے issues ہیں اس میں لائن مین involved ہیں اِس میں بڑی چیزیں ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ کی electricity کراچی سے ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: جی کراچی سے ہے۔ تو حب اور لسبیلہ کراچی الیکٹرک کے ساتھ منسلک ہیں۔ not with QESCO تو پلیز جی اِس پر تھوڑا سا۔

جناب اسپیکر: اِنشاءاللہ جب وہ کمیٹی بنے گی وہاں جب جائیں گے چیف منسٹر صاحب کے پاس ہم آپ کو بھی invite کریں گے اِنشاءاللہ اُس میں اُدھر یہ پوائنٹ بھی discuss کرلیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے جی thank you

جناب اسپیکر: علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک: thank you جناب اسپیکر! مَیں اصغر ترین کی جو اہم قرارداد ہے جو کہ بلوچستان کے اہم issue ہیں۔

(اذانِ عصر)

حاجی علی مدد جتک: جناب اسپیکر مَیں اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں آپ کو معلوم ہے کہ مَیں گرمیوں سے یہی رونا رورہا ہوں کہ سردیاں آرہی ہیں گیس نہیں ہے۔ میرے دوست ظفر آغا نے ایک نشاندہی کی بھوسہ منڈی جو کہ میرے حلقے میں ہے۔ اگر کوئی بھی نمائندہ میرے ساتھ چلے وہاں گیس ہے مگر ہمیں نہیں دے رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے پندرہ، بیس سال پہلے کوہ مردار میں بڑے بڑے درخت تھے اور بارش ہوتی تھی۔ سوئی گیس والوں کی نااہلی کی وجہ سے جو عوام کو گیس نہیں دیتے ہیں لوگ مجبور ہوکر، غریب لوگ ہیں لکڑی afford نہیں کر سکتے اِس ٹائم لکڑی کی

قیمت 1800 سے 2ہزار روپے فی من ہے تو لوگ جا کر پہاڑوں سے جڑی بوٹیوں اور قیمتی درختوں کو کاٹ رہے ہیں اِس وجہ سے آپ دیکھیں! کوئٹہ میں بارش نہیں ہورہی ہے اگر ہم 65 کا ایوان یہاں چیخ رہے ہیں کہ ہمارے لوگوں کو گیس بجلی نہیں ہے اور ہم سے کیسکو اور سوئی سدرن والے اِتنے زورآور ہیں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ عوام نے ہمیں ووٹ کی پرچی کی طاقت سے یہاں بھیجا ہے تو ہم وہاں جا کر ان کے دفتر میں بیٹھ جائیں گے کیونکہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ جناب اسپیکر! کراچی میں میرا فلیٹ ہے چوبیس گھنٹے گیس ہے مہینے کا میرے خیال سے 600 بل آتا ہے۔ یہاں گیس نہیں ہے پھر بھی غریب کا بل بیس سے پچیس ہزار روپے آتا ہے تو جناب اسپیکر! اِس کے لیے آپ جتنے بھی لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں عوامی نمائندے عوام آکر daily ہمارے گھر پر جتنے بھی یہاں نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں یہی رونا کہ بھئی نوکری نہیں چاہیے ہمیں گیس چاہیے، آئندہ آنے والے دو، تین مہینے اِتنی سردی ہوگی مَیں سمجھتا ہوں، مَیں حیران ہوں کہ یہ اگر ہمیں گیس نہیں دیں گے گیس ہے کوئی میرے ساتھ چلے میرے حلقے میں اُس کا وہ والو لگا ہوا ہے مگر دیتے نہیں ہیں۔ پچھلی دفعہ بھی آپ لوگوں نے کہا کہ کہیں پر کام ہو رہا ہے کہیں پر یہ ہو رہا ہے مگر اِس طرح ٹرخا کر چلے گئے۔ تو مَیں اصغر خان کی اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور اِنشاء اللہ ہمیں بیٹھ کر کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا پڑے گا۔

جناب اسپیکر: تو اِس کو ہاؤس کی طرف سے مشترکہ قرارداد بنا دیں؟

حاجی علی مدد جتک: جی اِس کو مشترکہ قرارداد بنا دیں۔ thank you جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: کیا اِس مشترکہ قرارداد نمبر 71 کو منظور کیا جائے؟

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 71 منظور ہوئی۔ جی منظور ہوگئی ہے۔ اب دوسرے پر پھر آپ بولیں۔ سید ظفر علی آغا صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 72 پیش کریں۔

سید ظفر علی آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **قرارداد نمبر 72:** ہرگاہ کہ کلی علیزئی ضلع پشین ایک کثیر آبادی جو کہ تقریباً 60ہزار نفوس پر مشتمل علاقہ ہے۔ اور اِس کی آبادی روز بروز مزید بڑھتی جارہی ہے کہ کلی علیزئی میں اِس وقت RHC، بجلی گریڈ اسٹیشن اور پولیس تھانہ بھی موجود ہے لیکن اِس کے باوجود کلی علیزئی کو سب تحصیل کا درجہ نہیں دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کلی علیزئی کو سب تحصیل کا درجہ دیا جائے کی بابت عملی اقدامات اُٹھانے کو یقینی بنائیں۔ تاکہ وہاں کے عوام کا دیرینہ مطالبہ حل ہو۔ اور اِنہیں زندگی کی تمام بنیادی سہولیات میسر ہوں۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 72 پیش ہوئی۔ محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! میری constituency میں۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ سے گزارش ہے اگر آپ اِس کو جلدی windup کریں۔ پھر نماز کے لیے شاید ہم کوئی دس

منٹ کا وقفہ کریں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! میری constituency میں کلی علیزئی جو ہمارا گاؤں ایک بہت بڑی گنجان آبادی پر مشتمل ہے۔ تقریباً یہاں پشتون آپ کو بھی اور باقی ممبران کو بھی پتہ ہے یہاں اس کے ساتھ منزرئی جو آپ کی قوم وہاں بستی ہے اور اُس کے ساتھ ہی ابراہیم زئی سیدان اور بگڑزئی سیدان ہے۔ یہ ایک طویل یہاں گاؤں ہے اور بڑی گنجان آبادی ہے۔ جناب اسپیکر! یہاں اگر منزرئی سے اُوپر اگر آپ دیکھیں تو وہاں سے میرا اور آپ کا حلقہ پھرا کھٹے ہوتے ہیں وہاں ہمارا ایک گاؤں ہے اُوڑک کے نام سے ایک گاؤں سنزلہ اور دوسرا گاؤں جسے پشاؤ کہتے ہیں تقریباً یہ جو گاؤں ہیں اِن ساروں کو ملایا جائے تو یہ گنجان آبادی اور ایک بہت densely populated اُس کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ جناب اسپیکر! اِس میں تقریباً پانچ سے چھ یونین کونسلز ہیں اور اِس کی آبادی کا اگر accurate نکالا جائے تو یہ میرے خیال سے 60 ہزار سے above ہے تو مَیں گزارش یہ کرتا ہوں جناب اسپیکر! اگر اِس کلی علی زئی کیونکہ یہ ایک تاریخی قوم ہے یہاں ترین قوم آباد ہے جو تاریخی طور پر اپنی ایک حیثیت رکھتی ہے میں چاہتا ہوں جناب اسپیکر! علی زئی قوم کو منزرئی کو اِس ایریا کو سب تحصیل کا درجہ دے کے یہ ایریا اِس لیے، کیونکہ منزئی میں اِس ٹائم جناب اسپیکر! آپ یقین کریں تھانہ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اِسی طرح بگڑزئی میں اِسی طرح ابراہیم زئی سیدان میں اِسی طرح جب میں نے آپ کو اُوپر والے ایریاز جتنے بھی بتائے ہیں جناب اسپیکر! اگر ان سب کو سب تحصیل declare کیا جائے۔ آپ یقین جانیں اِس ایریا کلی علی زئی میں اِس ٹائم جو بازار کی شکل اختیار کر چکا ہے اُسکا یہ دیرینہ مسئلہ حل ہو جائے گا کہ ایک تو تھانے کا مسئلہ حل ہو جائے گا law and order situation بھی ٹھیک ہو جائے گی دوسرا وہاں ایک نادرا اور باقی جتنی بھی چیزیں اِس کے ساتھ plug ہوتی ہیں ایک سب تحصیل کے ساتھ جیسے ہماری سب تحصیل سرانان ہے اُس کا مسئلہ حل ہو چکا ہے تو میں اِس ایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں اور وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی میں نے گزارش کی تھی انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اِس پر ہم کام کریں گے اور اِس قرارداد کو میں اِس ایوان کے تمام ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ اُس کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: اصغر ترین صاحب۔

سید ظفر اللہ آغا: آپ لوگوں کی مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔ اصغر ترین صاحب! اِسکے لئے میرے خیال میں رائے لے لیتے ہیں۔ چلیں اب دو منٹ آپ کے پاس ہیں اگر آپ بولنا چاہتے ہیں تو you take two minutues please

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! جو قرارداد نمبر 72 پیش ہوئی ہے اِس کی پہلے میں اپنی جانب

سے اور ساتھیوں کی جانب سے حمایت کرتا ہوں اور بالکل یہاں آغا صاحب نے بجا فرمایا۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ بہت بڑا ایریا ہے اور چھ سات یونین کونسلز پر مشتمل ہے اور دوسرا یہ ہے قلعہ عبداللہ کا بارڈر ہے اُس کے ساتھ touch ہوتا ہے۔ اگر آپ نیشنل ہائی وے کی بات کریں وہاں بھی touch ہوتا ہے اگر آپ توبہ کی بات کریں جو افغانستان بارڈر کے ساتھ touch ہوتا ہے تو یقیناً وہاں بھی یہ بارڈر touch ہوتا ہے تو اِس کی سب تحصیل کی بات ہو رہی ہے علی زئی کے بارے میں کہ اس کو سب تحصیل بنایا جائے جناب اسپیکر صاحب! اِس کی وجوہات ہیں یہ ہیں کہ اس کے تین اطراف قلعہ عبداللہ کو touch ہو رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اِس میں علی زئی آپ کا اور میرا بھی ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! بالکل یقین جانیں کہ یہ تین چار اطراف بارڈر سے touch ہوتے ہیں اور اِس کا جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ امن وامان کا ہے یہاں کلی علی زئی، منزرئی کی بات کی جائے اِس میں law and order کا مسئلہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے اِس کے law and order کو بہتر کرنے کے لیے یہاں بارڈرز جو ڈسٹرکٹ اِن کے ساتھ touch ہوتے ہیں اِس کو protect کرنے کے لیے آپ کو علی زئی کو سب تحصیل کا درجہ دینا پڑے گا اس کے فوائد یہ ہوں گے کہ امن وامان برقرار رہے گا منشیات کم ہو جائے گی منشیات کی فروختگی میں کمی آئیگی اور بالخصوص ایک ایڈمنسٹریشن یہاں مضبوط ہو جائے گی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

جناب اصغر علی ترین: ہیلتھ، ایجوکیشن اور باقی چیزیں بہتر ہو جائیں گی تو کلی علی زئی سب تحصیل کے بارے میں یہاں جو قرارداد پیش کی ہے اِس کی میں حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ حمایت کرتے ہیں؟

جناب اصغر علی ترین: اور دوسرا آپ کو جلدی ہے مَیں اِس پر اور بھی بات کرنا چارہا تھا کہ پشین کے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے جو بہت بڑا ضلع ہے۔

جناب اسپیکر: چلیں ابھی قرارداد کی حد تک محدود رہیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! next time کریں گے تو میں اِس کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Thank you very much آیا قرارداد نمبر 72 منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 72 منظور ہوئی۔ دس منٹ نماز عصر کے لیے وقفہ کرتے ہیں انشاءاللہ دس منٹ کے بعد دوبارہ شروع کریں گے۔

(وقفہ برائے نمازِ عصر)

(وقفہ نماز کے بعد اجلاس 05:بجکر 05 منٹ پر دوبارہ شروع ہوا)

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم once again محترمہ غزالہ گولہ بیگم صاحبہ ڈپٹی اسپیکر، محترمہ شاہدہ روف صاحبہ، محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ، محترمہ سلمٰی بی بی، اور محترمہ صفیہ بی بی اراکین اسمبلی وومن پارلیمانی کاکس میں سے کوئی ایک محرکہ اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 73 پیش کریں۔ جی پلیز!

محترمہ سلمٰی بی بی کاکڑ: شکریہ جناب اسپیکر۔ مشترکہ قرارداد نمبر 73: ہرگاہ کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی میں اراکین بلوچستان اسمبلی کی جانب سے متعدد عوامی فلاح و بہبود کی بابت قراردادیں منظور کی جاتی ہیں اور باقاعدہ طور پر وفاقی حکومت کو عمل درآمد کی بابت ارسال کی جاتی ہیں۔ لیکن اِن قراردادوں پر موثر عمل درآمد نہ ہونے کے برابر ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ حکومت بلوچستان اسمبلی سے پاس شدہ قراردادوں پر عمل درآمد کی بابت ایک monitoring mechanism قائم کرے جو کہ تمام محکموں میں اسمبلی کی منظور شدہ قراردادوں پر پیشرفت کی نگرانی اور عمل درآمد میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 73 پیش ہوئی۔ کیا محرکین میں سے کوئی اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

محترمہ شاہدہ روف: اسپیکر صاحب! آپ کے knowledge میں بھی ہوگا کہ جب بھی کوئی قرارداد اسمبلی میں پیش ہوتی ہے تو اُس کے بعد ایک question raise کیا جاتا ہے کچھ عرصہ گزرنے کے بعد کہ اُس کی implementation نہیں ہوسکی۔ اور اس سے پہلے جو دو قراردادیں منظور ہوئی ہیں اُن کے بعد میں اسی میں یہی بات کی جاتی رہی کہ قراردادیں ہم منظور تو کر لیتے ہیں لیکن اُن پر implement نہیں ہوسکتی۔ تو ہم خواتین نے وومن کاکس کی طرف سے یہ initiative لیا ہے کہ اسمبلی کے اندر کوئی ایک ایسا mechanism بنا دیا جائے جو اُس کا follow up رکھے۔ جہاں اس کو hurdles پیش آتی ہیں جہاں جہاں مشکلات پیش آتی ہیں اُن کو دور کریں اور اُس کے بعد اسمبلی میں رپورٹ پیش کی جائے۔ تو یہ صرف خواتین سے related قرارداد نہیں ہے جتنے بھی male members بیٹھے ہیں جو ان قراردادوں کو پیش کرتے ہیں اور اُس کے بعد وہ اس چیز کا گلہ کرتے ہیں کہ اُن پر عمل درآمد نہیں ہوتا تو ہمیں واقعی ہی یہ time ہے کہ ہم سب مل بیٹھ کے سر جوڑ کے اس پر کام کرنا چاہیے تاکہ جو جو اس ہاؤس میں منظور ہوتا ہے اُس کی ہم implementation کرواسکیں۔ تو اس میں میرے تمام male members جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں میں چاہوں گی کہ وہ اس پر اپنی اپنی بات ضرور کریں کہ اس وقت بھی اگر ہم

اپنی باتوں کو نہیں منوا سکے اور اُن پر عمل درآمد نہ کروا سکے تو پھر ایک بہت بڑا question mark ہماری کارکردگی پر اُٹھتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you. جی کون فرح عظیم شاہ صاحبہ! آپ بولیں گی؟ جی عمرانی صاحبہ!

محترمہ شہناز عمرانی: شکریہ جناب اسپیکر! اس اسمبلی نے سی ایم بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں بہت ساری قراردادیں پیش کی ہیں جو منظور بھی ہوئی ہیں اور ہم مطمئن بھی ہیں کہ اُن قراردادوں پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ اُن کو زیر غور لانے کی ضرورت ہے جیسے کہ خواتین کے مسائل ہیں یا اُن پر جو قرارداد پیش کی گئی ہے خواتین کے متعلق یا job میں disable کا جو کوٹہ ہوتا ہے اُن کے متعلق جو قراردادیں پیش کی گئی ہیں۔ تو میں یہ چاہتی ہوں کہ اُن کے follow up کے لیے بھی ضروری ہے کہ کوئی ایسا لائحہ عمل طے کیا جائے دیکھا جائے کہ آیا وہ جو بھی قانون یا قرارداد پاس ہوئی ہے اُس پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں یہ ہے کہ کوئی لائحہ عمل پیش کیا جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ ویسے میں تھوڑی سی گزارش کر دوں میں نے تھوڑی دیر پہلے بھی کہا تھا کہ یہ قراردادیں جو ہیں وہ گورنمنٹ سے ایک سفارش کی جاتی ہے تجویز دی جاتی ہے باقی گورنمنٹ پر یہ binding نہیں ہے کہ وہ قرارداد پر ہر صورت میں عمل درآمد کرے۔ یہ چیز آپ کے نوٹس میں ہو اس سلسلے میں میر شعیب صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ صرف اتنا بتا دیں ہمیں کہ جب قراردادیں یہاں سے پاس ہو جاتی ہیں وہ کہاں تک جاتی ہیں کون اُن کو reject کرتا ہے؟ کون اُن کو follow کرتا ہے؟ تھوڑی سی اُن کی ہمیں آگے progress بتا دیں باقی تو میرے خیال میں یہ as per rule ہم اُس کے مطابق ہی چلیں گے۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ): جناب اسپیکر سر! ان قراردادں کی بے شک سفارش ہے لیکن بعض قراردادیں صوبائی حکومت سے اور بعض وفاق سے تعلق رکھتی ہیں وفاق کا جو mechanism ہے وہ آپ بہتر بتا سکیں گے۔ جو وفاقی ہماری پارلیمنٹ کے اسپیکر ہیں اُن کے ساتھ آپ میٹنگ میں discuss کرتے رہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے چونکہ اچھی سفارش آتی ہے تو ہم گورنمنٹ bound ہیں کہ ہم اُنکو کوئی نہ کوئی response دیں کیوں کہ اس سے بڑا معزز ایوان اس صوبے کا ہو نہیں سکتا۔ تو reply کرنا ضروری ہے انشاء اللہ اس کو ہم سی ایم صاحب کے ساتھ discuss کریں گے۔ یہ law and parliamentary affairs کا جو department ہے جو مین چیزوں کو دیکھتا ہے اُن کے ساتھ discuss کر کے انشاءاللہ جن جن قراردادوں کی against کوئی response نہیں آئی ہے آپ سے kindly گزارش ہے کہ اگر سیکرٹری اسمبلی صاحب کی

طرف سے ایک رپورٹ ہمارے ساتھ شیئر ہو کیوں کہ بڑا اس کا لمبا دورانیہ ہے تو یہ ساری چیزیں ایک reminder کے طور پر بھی سامنے آئیں گی اور اس کی ترتیب پر ہم جواب دے سکیں گے۔.thank you sir

جناب اسپیکر: اچھا اس میں تھوڑا سا میں آپ کے ساتھ شیئر کردوں یہ form and contents of resolution 104.1-every resolution shall be in the form of a specific recommendation addresses to the Provincial government.

2- it shall relate to a matter which is primarily concern of the province government have substantial financial interest. provided شرط یہ ہے اُس میں that a resolution seeking to recommend to the provincial government to approach the federal government or communicate the views of the Assembly to that government in a matter which is not primarily concern of the provincial government shall be admissible. تو بس ایسی چیزیں ہیں اُن میں تھوڑی سی problem ہے بہرحال یہ منسٹر صاحب نے کافی حد تک آپ لوگوں کو clear کردیا ہے کہ وہ اس پر۔ جی فرح عظیم شاہ صاحبہ!

محترمہ فرح عظیم شاہ: جی بہت شکریہ جناب اسپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر! یہ میرا second tenure ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس ایوان میں جتنے بھی قائدین بیٹھے ہیں اپنے اپنے علاقوں کو represent کرتے ہیں نہ صرف اپنے اپنے علاقوں کو represent کرتے ہیں بلکہ ہم پورے بلوچستان کو represent کرتے ہیں۔ اور اسمبلی کا فلور یہ ہے کہ ہم یہاں legislation بھی کریں policies پر discuss بھی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ عوامی مسائل بھی یہاں آئیں اور اِنہی resolution کے ذریعے ہم عوامی مسائل اس فلور پر discuss کرتے ہیں۔ مسئلہ آجاتا ہے implementation کا ابھی میرے first tenure میں جناب اسپیکر! ہم یہاں honor killing پر قرارداد لے کر آئے تھے جو بھاری اکثریت سے پاس ہوئی پولیس ریفارمز پر ہم قرارداد لے کر آئے تھے جو بھاری اکثریت سے پاس ہوئی۔ مثال دینے کا مقصد یہ ہے قراردادیں آجاتی ہیں لیکن وہ کہاں چلی جاتی ہیں یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ تو implementation کو اصل مسئلہ ہی ہمارے ملک کا implementation کا ہے۔ تو اس کو بغور دیکھا جائے اس قرارداد کو پاس کیا جائے اور ایک proper mechanism کے تحت چلایا جائے۔ کیونکہ اس اسمبلی کا کوئی خاطر ہونا چاہیے۔.Thank you so much

جناب اسپیکر: thank you.جی منسٹر فنانس پلیز!

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: آپ کی اجازت سے اگر ایک تجویز مناسب لگے دوستوں کو ہمارے سینئر دوستوں پر ٹریژی بنچز کے کوئی دو تین اشخاص پر مبنی ایک کمیٹی بنا دیں جو کہ اِن تمام قراردادوں پر کام کرے اور رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے یہ بھی ایک اچھی تجویز ہے۔جی اصغر ترین صاحب! مختصراً پلیز!

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! جو قرارداد ہماری بہنوں نے پیش کی،مَیں اِس کی حمایت کرتا ہوں۔آپ نے کہا یہ ایک تجویز ہے۔بظاہر جو(104) میں آپ نے پڑھا ہے اور مَیں بھی تھوڑا سا اسکو پڑھ رہا تھا۔یہ ایک تجویز ہے، لیکن یہ وہ عام تجویز نہیں ہے کہ ایک عام آدمی آپ کو دے رہا ہے۔یہ پورے ہاؤس کی ایک آواز ہے۔اور یہ پوری گورنمنٹ کی ایک آواز آپ سمجھ لیں، اپوزیشن کی آواز سمجھ لیں، جو آزاد بنچز پر لوگ بیٹھے ہیں ،اُن کی آواز سمجھ لیں۔جناب اسپیکر صاحب! جب بھی کوئی قرارداد پاس ہوتی ہے ۔جس بھی اس حوالے سے for example آج ہم نے بجلی اور گیس کے حوالے سے ایک resolution پاس کی ہے،تو بجلی کی جو resolution پاس ہوئی ہے۔کہ بلوچستان میں بجلی نہیں ہے ،بلوچستان کو بجلی دی جائے ۔یہ concerned department کی responsibility ہے۔سیکرٹری جو بیٹھا ہوا ہے energy department میں وہ اِس کو pursue کریگا۔وہ فیڈرل کے ساتھ رابطہ کرے گا۔with the consensus of government یعنی ،سی ایم کے ساتھ یا جو cabinet کے منسٹر صاحبان ہیں اُن کے ساتھ یہ جا کے پھر وہاں وفاق کے ساتھ بیٹھیں۔کہ بھائی بلوچستان میں بجلی کے حوالے سے یہ قرارداد پاس ہوئی ہے۔تو اِس پر آپ لوگ عمل کریں یا اِس پر عمل درآمد کیا جائے۔جناب اسپیکر! اب بدقسمتی یہ میرا خیال نہیں کہ کسی بھی سیکرٹری یا کسی بھی concerned department نے وفاق سے رجوع کیا ہوگا۔قرارداد پاس ہوگئی ہے آپ کے سیکرٹری نے اپنا کام کر دیا ہے concerned department بھجوا دیا، پھر ڈیپارٹمنٹ بالکل جا کے سو گیا۔

جناب اسپیکر: دیکھیں مَیں تھوڑا سا آپ کو update اس بارے میں کر رہا ہوں۔دیکھیں قرارداد جب اسمبلی پاس کرتی ہے چاہے وہ مشترکہ قرارداد ہو، چاہے وہ اکثریتی قرارداد ہو، جو بھی ہو۔اُس کو گورنمنٹ نے priorities کرنی ہے , یہ قراردادیں یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ سے جب پاس ہوتی ہیں ساری کی ساری چیف سیکرٹری کو بھجواتے ہیں۔چیف سیکرٹری اُس کو priorities کر کے یا اُسی طرح وہ concerned department کے پاس بھجوا دیتے ہیں۔ظاہر سی بات ہے چیف سیکرٹری اُس پر ریمارکس لکھتا ہوگا۔کہ اِس کی کیا اہمیت ہے؟ کیا importance ہے؟

اِس کو further pursue کرنا ہے نہیں کرنا ہے۔ that is concerned of the government اور چیف سیکرٹری part of the government تو وہ اُسی پر۔ ہم یہاں سے بیشک جتنی مرضی اہمیت کی قراردادیں ہوں majority کے ساتھ پاس ہوئی ہوں یا ہاؤس کی طرف سے ہوئی ہوں۔ اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ گورنمنٹ پر binding ہو جائینگی۔ اور اِن کو اُس intro spirit پر عمل کرنا ہے۔ تو گزارش صرف یہ ہے کہ ٹھیک ہے جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ ساری قراردادیں جتنی بھی پاس ہوئی ہیں ان کی ہم where abouts لے لیتے ہیں ایک کمیٹی کے ذریعے اِن کو وہ سارے دیکھ لیتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب سپیکر صاحب! ٹھیک ہے آپ کی بات بجائے وفاق کے ساتھ جو صوبے کے معاملات ہیں اُنکو چیف سیکرٹری ہی دیتا ہے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

جناب اصغر علی ترین: لیکن کیا اِس ہاؤس نے اِس چیئر نے آپ کے سیکرٹریٹ نے پھر پوچھا کسی سے کہ بھائی آپ نے وہ جو یہاں سے قراردادیں پاس ہوئی ہیں۔ گورنمنٹ یا چیف سیکرٹری سے کیا ہم میں سے کسی نے کوئی پوچھا ہے؟

جناب اسپیکر: سر! نہیں اِس طرح ہے ہم نہیں پوچھ سکتے۔ دیکھیں ہمیں یہ ہاؤس بھی چلانا ہے۔ ہم نے ایک rules and regulation کے تحت چلانا ہے۔ یہ جب یہاں سے جاتی ہیں یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کی property بنتی ہیں۔ گورنمنٹ آف بلوچستان اگر کسی قرارداد پر اُس کو accept کرتی ہے یا عمل درآمد کرنا چاہتی ہے۔ تو only then وہ پھر ہمارے ساتھ اُن کی خط و کتابت شروع ہو جاتی ہے۔ کہ یہ قرارداد آئی تھی اور اِس پر یہ یہ ہم نے ایکشن لیا ہے۔ اگر وہ اُس کو dump کرتی ہے pending میں ڈال دیتی ہے۔ تو Assembly is in no position to ask them کہ آپ نے قرارداد کدھر کی ہے اور آپ نے کیوں اِس پر عمل درآمد نہیں کیا۔ تو یہ چیزیں آپ کے ذہن میں ہونی چاہئیں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! ایسا کوئی رول نہیں ہے۔ میڈم! ایک منٹ پلیز، سر! ایسا کوئی رول نہیں ہے جو آپ کو منع کرتا ہے کہ آپ نہ پوچھیں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: this house is supreme

جناب اصغر علی ترین: ایسا کوئی رول نہیں ہے اِس میں مجھے بتا دیں۔

جناب اسپیکر: سر! میری گزارش سن لیں ہم کیسے پوچھیں گے۔ میری بات سنیں، آپ تو گزارش سنیں۔ ہم کیسے پوچھ سکتے ہیں جو چیز گورنمنٹ پر binding نہیں ہے اُس کے متعلق ہم کیسے پوچھ سکتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میری ایک عرض سن لیں۔

جناب اسپیکر: آپ ایک ممبر ہیں آپ کی طرف سے تجویز آئی ہاؤس نے اُس کو سیکنڈ کیا ہم نے سیکرٹریٹ کے ذریعے وہ تمام as it is جس طرح ہاؤس نے پاس کیے اُن کو بھجوا دیتے ہیں۔ آگے ہم اُس چیز کا پوچھ سکتے ہیں جو کہ گورنمنٹ پر binding ہو اور وہ اُس کے اندر delay کریں reply نہ کریں by all means ہم اُس کے متعلق پوچھ سکتے ہیں۔ لیکن تجویز کے متعلق ہم نے نہیں پوچھا۔

جناب اصغر علی ترین: سر! مَیں آپ سے ایک ریکوئسٹ کروں سر! دیکھیں آپ اسپیکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آپ بھی حکومت کا حصہ ہیں۔ دیکھیں آپ اپنے ساتھیوں سے of the record پوچھ سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ہاں of the record ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! آپ of the record دیکھیں مَیں بتاؤں اب اگر یہاں گیس اور بجلی کے حوالے سے بات ہوتی ہے امن وامان کی کچھ قراردادیں ایسی ہیں جو بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے وہ آپ کی بات صحیح ہے۔

جناب اصغر علی ترین: آپ as اسپیکر of the record اپنے colleagues اور چیف سیکرٹری سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ آپ نے اِس کے بارے میں کیا کیا۔ کوئی delegation بنایا ہے اسلام آباد یا کراچی گیا ہے تو اسپیکر صاحب! اگر رولز کے مطابق آپ نہیں پوچھیں گے ہم نہیں پوچھیں گے۔ تو یہاں قرارداد پیش کرنے کا پھر کیا مقصد ہوا۔

جناب اسپیکر: دیکھیں چیف سیکرٹری سے تو بڑی اتھارٹی ہمارے پاس ہاؤس میں بیٹھی ہوتی ہے یہ leader of the house ہے he is chief executive of the province ہم تو 24 گھنٹے اُس سے آپ بھی ملتے ہیں میں بھی ملتا ہوں۔ میرے خیال میں چیف سیکرٹری کے بجائے اُنکو ساری چیزوں کا پتہ ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے میڈم بیٹھ جائیں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میری گزارش یہ ہے کہ ہم ہر قرارداد pursue کریں۔

جناب اسپیکر: done.

جناب اصغر علی ترین: چیف منسٹر اور چیف سیکرٹری سے بات کریں۔ تاکہ وہ جو قرارداد یہاں پیش ہوئی ہے سر! اُس کی کوئی اہمیت ہو اگر قراردادوں کی اہمیت نہیں ہے قرارداد کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔ پھر یہاں قرارداد پیش کرنا اُس کو بیان کرنا، اُس پر تقریر کرنا، اُس پر بحث کرنا، اُس پر ممبرز کی رائے لینا پھر یہ کسی کام کی نہیں۔ اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: اچھا اِس طرح ہے اِس کو wind up کرتے ہیں۔ مَیں ایسے کرتا ہوں آپ کو ابھی اِس قرارداد کے

اندر سنیں میڈم سنیں۔ اِس قرارداد کے اندر انہوں نے یہ بھی گزارش کی ہے کہ قراردادوں کو نمٹانے کے لیے ایک mechanism تشکیل دیا جائے، تو وہ mechanism اِس کے اندر چونکہ آ چکا ہے۔ اِسی طرح اِس کو اب پورا ہاؤس اگر پاس کر دیتا ہے۔ تو ہم گورنمنٹ کو اِسی طرح بھجوا دیتے ہیں اور اُن سے پھر اِس mechanism کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ آیا اُس پر وہ کیا رائے رکھتے ہیں بنانا چاہتے ہیں نہیں۔ اور accordingly جو بھی reply ہوگا انشاءاللہ ہم آپ کے ساتھ شیئر کریں گے۔ آیا مشترکہ قرارداد نمبر 73 منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: محترمہ غزالہ گولہ بیگم صاحبہ ڈپٹی اسپیکر، محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ، محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ، محترمہ سلمٰی بی بی اور محترمہ اُم کلثوم اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی وومن پارلیمانی کاکس میں سے کوئی ایک محرکہ اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 74 پیش کریں۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): **قرارداد نمبر 74:** ہرگاہ کے صنعتی طریقے سے تیار کردہ ٹرانس فیٹی ایسڈ اور جزوی طور پر ہائیڈروجینیٹڈ آئلز جس کو عام زبان میں پی ایچ او بھی کہا جاتا ہے، جو دل کی بیماریوں، ذیابیطیس، اسٹروک اور دیگر خطرناک غیر متعدی امراض کی بڑی وجہ ہے۔ چونکہ صارفین اکثر پیک شدہ اور پراسیس شدہ غذاؤں موجودہ اِن دونوں چیزوں کے مضرِ صحت ہونے کے بارے میں آگاہ نہیں ہوتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صنعتی ٹرانس فیٹس پر ملکی اور بین الاقوامی صحت کے معیارات کے مطابق کل چربی کے 2 فیصد زائد مقدار رکھنے والی غذاؤں کی پیداوار، فروخت اور استعمال پر سخت پابندیاں عائد کی جائیں۔ اور صوبہ میں جزوی طور پر ہائیڈروجینیٹڈ آئل کی تیاری تقسیم اور درآمد پر مرحلہ وار پابندی عائد کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی اور اس پر فوری اطلاق کی جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 74 پیش ہوئی۔ میڈم غزالہ گولہ صاحبہ! یہ ٹرانس فیٹی ایسڈ اور ہائیڈروجینیٹڈ آئل یہ ہے کیا؟

ڈپٹی اسپیکر: جی یہ ہماری فرح عظیم شاہ صاحبہ اِس کے بارے میں detail سے آپ کو بتایا گیا۔

جناب اسپیکر: ok جی فرح عظیم شاہ صاحبہ!

محترمہ فرح عظیم شاہ: بہت شکریہ جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے اِس ہاؤس کی awareness کے لیے اور جو ہمیں of course عوام سنیں گے پورے پاکستان کے awareness کے لیے میں بتاؤں۔ کہ یہ جو ٹرانس فیٹس اور یہ جو ہائیڈروجینیٹڈ آئلز ہوتے ہیں یہ کیا ہے؟ اور یہ مضرِ صحت کیوں ہیں؟ یہ وہی normal oils ہیں جو آپ سب اپنے کھانوں میں یا بیکریز میں یا commercially ہر جگہ use ہو رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: cooking oils

محترمہ فرح عظیم شاہ: cooking oils لیکن اِس کو کیسے بنایا جاتا ہے کہ اِس کی جو shelf life ہے وہ زیادہ دنوں کے لیے ہو تو جو ہائیڈروجن گیس ہے اُس کے ذریعے اِس کو process کیا جاتا ہے اور اسی لیے یہ مضرِ صحت ہو جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! اب مَیں یہاں non communicable health statistics of Pakistan یہ میرے ہاتھ میں ہیں۔ اور اِس میں آپ کو میں یہ بتا دوں کہ جو non communicable diseases according to the WHO ہیں 52% اُس سے deaths ہو رہی ہیں۔ اور اُس میں 13.9 ملین جو ہمارے مرد اور ہماری عورتیں جو موٹاپے کا شکار ہیں اور یہ ساری بیماریاں موٹاپے سے جنم لیتی ہیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ آپ کی جو 8 ملین سے زیادہ deaths جو ہو رہی ہیں وہ آپ کے دِل کے امراض کی وجہ سے ہو رہی ہیں جس کی وجہ یہی ہے جو آئل جس طریقے سے بن رہا ہے یہ اُس کی بہت بڑی وجہ ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ آپ دیکھیں شوگر کا مرض بہت زیادہ تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے اور ہر دوسرا اِنسان شوگر کے مرض میں مبتلا ہے۔ جناب اسپیکر! پھر میں خواتین کی طرف آ جاتی ہوں کہ خواتین جو hormonal imbalance کا شکار ہیں اُس سے بھی بہت زیادہ مسائل وہ جنم لے رہے ہیں۔ اب یہ پوری ایک list ہے یہ میں آپ کو دوں گی تا کہ یہ آپ کی بھی سمجھ میں آئے اِس کے ساتھ ساتھ ہمارے جو WHO سے suggested process ہیں وہ پوری دُنیا میں بھی استعمال ہو رہے ہیں وہ تین process ہیں جس کے ذریعے آپ آئل بنا سکتے ہیں اور اس کی shelf life جتنے دن کے لیے آپ رکھنا چاہتے ہیں وہ رکھ سکتے ہیں حالانکہ وہ بھی مطلب اِتنے زیادہ suggested نہیں ہیں but جتنا trans fats اور یہ جو دوسرا ہائیڈروجن گیس سے process کر کے آئل بنتے ہیں وہ نقصاندہ ہیں یہ تین process جس طریقے سے ہو سکتے ہیں پوری دُنیا میں ہو رہے ہیں وہ اِتنے مضرِ صحت نہیں ہیں جس میں interesterified fat oil ہے اِس کو structure جو reshuffling کے لیے یہ استعمال کیا جاتا ہے fully hydrogenated oil plus blending ہے اور یہ بھی مطلب زیادہ suggested تو نہیں ہے لیکن پھر بھی اُتنا خطرناک نہیں ہے جتنا آج کل تمام فیکٹریز میں آئل جس process سے بن رہا ہے۔ تیسرا جو آپ کا palm oil fractionation ہے جناب اسپیکر! یہ قرارداد لانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ یہ دیکھیں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے آج بجٹ کا کڑ صاحب یہاں موجود نہیں ہیں آپ دیکھیں اِن بیماریوں کی وجہ سے آپ سب لوگ بھی دیکھیں کہ گھروں میں کتنے خرچے ہوتے ہیں heart کی بیماریاں اُس کی دوائیاں آپ دیکھیں کتنے کی آتی ہیں شوگر کے مریض ہیں اُن کی دوائیاں کتنے کی آتی ہیں موٹاپے سے جو بیماریاں جنم لے رہی ہیں آپ دیکھیں کہ اُس پر بھی کتنا خرچہ آتا ہے تو اگر یہ فیکٹریز مالکان ہیں یہ اس کو مانتے نہیں

ہیں کہ شاید بہت زیادہ خرچہ آئے گا اگر ہم اِس process کو چھوڑ کے دوسرے process کی طرف جائیں جو پوری دُنیا میں suggested ہیں لیکن آپ یہ دیکھیں کہ ہماری ہیلتھ سب سے زیادہ قیمتی ہے اور جتنے خرچے ہماری بیماریوں پر آرہے ہیں اُس سے زیادہ یہ خرچہ نہیں ہے۔ تو مَیں سمجھتی ہوں کہ یہ جو قرارداد نہایت اہمیت کی حامل ہے اور اِس کو بھاری اکثریت سے یہاں پاس ہونی چاہیے اور اِس پر پالیسی بھی ہونی چاہیے اور اس پر پابندی لگنی چاہیے کہ جس مضر طریقے سے یہ آئل بن رہے ہیں ہم سب اِس کو استعمال کر رہے ہیں بیکری items آپ بھی اپنے آفس میں biscuits بھی کھاتے ہیں کیک بھی کھاتے ہیں وہ بھی اِسی process سے بنتے ہیں تو یہ نہایت مضر صحت ہے اِس پر پابندی ہونی چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you

سید ظفر علی آغا: ہمارے colleagues عجیب طریقہ سے دیکھ رہے ہیں کہ کوئی عجیب سی قرارداد آئی ہے۔ مَیں گزارش کرتا ہوں ہمارے colleagues سب قابل احترام ہیں اِس پر میں نے جہاں تک ریسرچ کی ہے یا جہاں تک میں جانتا ہوں جناب اسپیکر! پاکستان one of the top list پر آرہا ہے diabetic پر اِس ٹائم اُسکی main وجہ بھی یہی ہے کہ آپ کے جو کوکنگ آئل جس process کے through گزرتا جا رہا ہے جناب اسپیکر! مَیں آپ کی attention چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی please please

سید ظفر علی آغا: جس فیکٹری میں یہ خام جسے ہم خام تیل کہتے ہیں وہ آتا ہے اِس کے تین process ہوتے ہیں ہر فیکٹری میں یہ سننے والے وہ سمجھ سکتے ہیں کیونکہ فیکٹریاں ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھا میں ذرا میڈم فرح عظیم صاحبہ یہ لوکل آئل ہے پھر یہ imported ہے؟ کیا ہے یہ؟

سید ظفر علی آغا: مَیں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ یہ وہاں سے import کیا جاتا ہے اور یہ جو تیل فیکٹریوں تک پہنچتا ہے جناب اسپیکر! یہ ایک process کے through فیکٹری سے گزارا جاتا ہے فیکٹری کے اندر۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ فیکٹریاں ہمارے بلوچستان میں ہیں؟

سید ظفر علی آغا: کوئٹہ میں ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

سید ظفر علی آغا: کوکنگ آئل یہاں بنتے ہیں میں آپ کو تھوڑی سی اِسکی detail بتاؤں تاکہ سننے والے سمجھ سکیں انشاء اللہ اُس میں ہوتا یہ ہے کہ وہاں سے bowser آتا ہے تیل کوکنگ آئل وہ فیکٹری کو ہم دیتے ہیں وہ تین

process سے اُس کو گزارا جاتا ہے ہمارے بلوچستان کے یا ہمارے پاکستان کی جتنی بھی فیکٹریاں ہوتی ہیں اِس کو گزارنے کیلئے ایک process کیلئے اُن پر اُتنی ہی محنت ہوتی ہے اُتنی electricity اس پر سرف ہوتی ہے۔ہم کیا کرتے ہیں ہم shortcut مارتے ہیں کیونکہ وہاں check and balance نہیں ہوتا food کی طرف سے یا اِسکے mechanism کو کنٹرول کرنے کی طرف سے وہاں as such کوئی mechanism ہمارے بلوچستان میں مجھے نہیں پتہ کہ یہ ہے, وہ کرتے کیا ہے؟ one process میں یہ کوکنگ آئل direct ڈبے پر چلے جاتے ہیں اُس tin میں چلا جاتا ہے یا اُس کین میں چلا جاتا ہے اور اُس کا سر seal کیا جاتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ اِس کو تین یا چار process سے گزارا جاتا ہے کہ اِس سے soap بنتا ہے صابن جو کپڑے دھونے والے ہوتے ہیں وہ soap بلکہ نہیں وہ رہ جاتا ہے کیونکہ اُس کی جھاگ اُس میں چلی جاتی ہے۔ جناب اسپیکر! یہ میں آپ کو یقین سے بول سکتا ہوں اِس پر آپ ایک کانفرنس بھی بلا سکتے ہیں جو experts ہیں expertise بھی بلا سکتے ہیں یہ وہ زہر بن جاتا ہے کہ وہ ہم یہاں کسی بھی مطلب بیکری item میں بھی use ہوتے ہیں گھروں میں بھی use ہوتے ہیں اس طرح کی چیزوں میں use ہوتے ہیں۔ دوسری بات جو بہت زبردست قرارداد ہے جناب اسپیکر! جس طرح گندم ہے، گندم کا بھی ایک ٹائم ہوتا ہے جناب اسپیکر! ہمارے گوداموں میں وہ گندم گل سڑ جاتی ہے ایسی طویل تصویریں میں آپ کو دکھا سکتا ہوں کہ اُس پر بارش ہوتی ہے اور اُس بوری کے اندر وہ اُگ کے باہر آ جاتی ہے اور پھر اُس گندم کی جب ہمیں ضرورت ہوتی ہے تو وہ ہم فیکٹری لے جاتے ہیں اور اُس کو فیکٹری کے through ایک process کے through اُسکا آٹا بنایا جاتا ہے جو کہ وہ بھی زہر ہے۔ جناب اسپیکر! بلوچستان میں آپ کے آفس میں، مَیں آپ کو اس جگہ کی نشاندہی دے سکتا ہوں کچلاک سے لے کے چمن پشین ژوب، جو انتڑیوں سے کوکنگ آئل بن رہے ہیں جناب اسپیکر! یہ وہ کوکنگ آئل ہے جو زہر سے بھی بدتر ہے جو ہم اپنے بچوں کو آنے والی نسلوں کو کھلا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے اب اِس طرح کرتے ہیں کہ اِس پر تمام جتنے بھی کوکنگ آئل کی فیکٹریز ہیں بلوچستان کے اندر اُن سب کی details منگوا لیتے ہیں جہاں جہاں بھی ہیں جس جس ڈسٹرکٹ میں بھی ہیں کوئٹہ کے اندر ہے یا کوئٹہ سے outside جدھر بھی ہیں۔

سید ظفر علی آغا: مہربانی۔

جناب اسپیکر: تو پھر آپ اُسمیں یہ دیکھ لیجیے گا کہ کہاں کہاں یہ چیزیں بن رہی ہیں تو پھر فوڈ اتھارٹی کو۔

سید ظفر علی آغا: آپ ایک پارلیمان کی، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ یہ بھی رولنگ دیں آپ کی بہت مہربانی آپ نے بڑے ایک اچھے اِس پر comment دیئے ہیں جناب اسپیکر! ہم مل کے ایک دو تین فیکٹری یہاں

سپیز نڈ میں جو نز دیک ہے ہم visit کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ visit نہ کریں اُس کے ساتھ، بالکل ہم سب فوڈ اتھارٹی والے ساتھ ہوں گے پھر جائیں گے۔

سید ظفر علی آغا: وہی میں کہہ رہا ہوں ٹیم کے ساتھ visit کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آپ یقین کریں اِس طرح کی فیکٹریاں کچلاک میں، پشین میں۔۔۔

جناب اسپیکر: جدھر بھی ہیں۔

سید ظفر علی آغا: انتڑیاں۔

جناب اسپیکر: یہ legal ہیں یا illegal؟

سید ظفر علی آغا: illegal ہیں۔

جناب اسپیکر: illegal ہیں؟

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اِس کا کوئی لائسنس نہیں ہے یہ زہر بک رہا ہے۔ اِس صوبے میں یہاں اگر اِس پر check and balance نہیں ہوا جناب اسپیکر! فوڈ اتھارٹی کو یہ میں آپ کو وثوق سے کہتا ہوں آج بھی آپ کے جو چکن رول بنتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok done done.

سید ظفر علی آغا: جو آپ کی fast food بنتی ہے یہ لاہور سے باقاعدہ کاٹن میں آتی ہے اور باقاعدہ پیک ہو کے یہاں یہ چیزیں استعمال ہوتی ہیں جو مضرِ صحت ہیں۔

جناب اسپیکر: فوڈ اتھارٹی، سیکرٹری صاحب! فوڈ اتھارٹی سے یہ جو تمام کوکنگ آئل جو ہماری فیکٹریز ہیں چاہے وہ رجسٹرڈ ہیں گورنمنٹ کے پاس یا non registered ہیں سب کی ذرا details منگوائیں کس کس ڈسٹرکٹ میں ہیں کہاں کہاں یہ سپلائی ہو رہے ہیں کہاں سے آ رہا ہے اُس کے بعد پھر آگے چلیں گے کیا کرنا ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! ایک چیز اور add کرنا چاہتا ہوں کیمیکل کا دودھ آپ نے نہیں دیکھا ہوگا، کیمیکل کا دودھ بن رہا ہے اِس صوبے میں اور باقاعدہ صبح سویرے لوگوں کے گھروں میں پہنچایا جا رہا ہے جناب اسپیکر! اگر آپ اور ہم اِس ایوان نے stand نہیں لیا میں آپ کو ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ آنے والی نسلیں ہمیں بددعا دیں گی اور ہماری نسل کو یہ یاد رکھے گی کہ یہاں یہ پارلیمان کے کچھ لوگ تھے کہ اِس پر stand نہیں لیے یہ جو قرارداد ہے اِس کی اہمیت

کی میں حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok ok

سید ظفر علی آغا: اور بہت ہی اہمیت کا حامل اور بہت ہی میں اِس کو standing ovation کہوں گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ٹھیک۔

سید ظفر علی آغا: کہ اِس طرح کی قرارداد پیش کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: thank you آیا مشترکہ قرارداد نمبر 74 منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد منظور ہوئی۔ جی ٹھیک ہے اُس پر پھر دیکھتے ہیں پھر اُس کو آگے پیچھے ہم کر سکیں گے۔ ایک tentative date دی ہے ابھی 20 days کا وقفہ ہے بیچ میں تقریباً۔ 20 دن کے بعد کر لیتے ہیں وہ بھی ہو سکتا ہے تقریباً thank you۔ اب اسمبلی کا اجلاس 10 دسمبر 2025ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 5 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆